

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 6 نومبر 1964ء

کپور چند جین

بنام

بی ایس گریوال ودیگراں

[پی بی جیندر گڈ کر، چیف جسٹس، کے این وانچو اور ایم ایم ہدایت اللہ، جسٹسز]

پنجاب سیکورٹی آف لینڈ ٹینورز ایکٹ (10، سال 1953)، ذیلی دفعہ 9
(1)(ii) اور 14A(i) اور (ii) - کرایہ کی عدم ادائیگی - آیا مناسب وجہ کے بغیر -
تعیین - اگر ایکٹ سے پہلے طرز عمل پر غور کیا جاسکتا ہے۔

درخواست گزار اور مدعا علیہ کچھ زرعی زمینوں کے کرایہ دار اور زمیندار
تھے جن پر پنجاب سیکورٹی آف لینڈ ٹینورز ایکٹ 1953 کا اطلاق ہوتا ہے۔
درخواست گزار نے کسی نہ کسی بہانے پٹہ کی مدت (1951-1955) کے ہر سال
کرایہ کی ادائیگی سے بچنے کی کوشش کی، اور ہر سال کے لئے کرایہ کی وصولی صرف
عدالت کے ذریعے کی گئی۔ پٹہ کی مدت ختم ہونے کے بعد، درخواست گزار نے کرایہ
اداکے بغیر اپنی ملکیت برقرار رکھی۔ لہذا مدعا علیہ نے مناسب حکام کو دو درخواستیں
دائر کیں، ایک دفعہ 14A(ii) کے تحت کرایہ کے بقایا جات کے لیے اور دوسری
دفعہ 14A(i) کے تحت بے دخلی کے لیے، اس بنیاد پر کہ دفعہ 9(ii)(1) میں واضح
کیا گیا ہے کہ اپیل کنندہ مناسب وجہ کے بغیر باقاعدگی سے کرایہ ادا کرنے میں ناکام رہا
تھا۔ کرایہ کی درخواست پر درخواست گزار سے کہا گیا کہ وہ بقایا جات کی ادائیگی
مقررہ وقت کے اندر کرے۔ بے دخلی کی درخواست مسترد کر دی گئی تھی لیکن مدعا
علیہ کی اپیل پر اپیل گزار کو بے دخل کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ درخواست گزار کی نظر

ثانی کی درخواست اور آئین کی دفعہ 226 اور 227 کے تحت ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی گئی۔

سپریم کورٹ میں دائر اپیل میں یہ دلیل دی گئی تھی کہ (i) دفعہ 9(1)(ii) صرف متوقع طور پر لاگو ہوتی ہے اور اس لئے 1955 میں دفعہ 14A کے نفاذ سے پہلے کرایہ دار کے طرز عمل کو اس بات کا تعین کرنے کے لئے مد نظر نہیں رکھا جاسکتا تھا کہ ادائیگی نہ کرنے کی کافی وجہ نہیں تھی، اور (ii) کیونکہ اپیل کنندہ نے مقررہ وقت کے اندر بقایا جات کی ادائیگی کی تھی۔ اسے بے دخل نہیں کیا جاسکتا تھا۔

حکم ہوا کہ:- اگرچہ اپیل کنندہ کو دفعہ 14A(ii) کے تحت بے دخل نہیں کیا جاسکتا تھا اس کا مقدمہ دفعہ 14A(i) کے تحت آتا تھا اور اس کی بے دخلی کا حکم دیا جاسکتا تھا کیونکہ، ادائیگی میں بے قاعدگی سندِ حق تحفظ تھی اور اس کی کوئی خاطر خواہ وجہ نہیں تھی۔ [42 A]

دفعہ 9(1)(ii) کے اطلاق کے لئے ضروری شرط ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے ہی شروع ہو سکتی ہے اور ماضی کے طرز عمل کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے جو اس شق کے لئے اتنا ہی مناسب ہے جتنا کہ ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد۔ کسی قانون کا اطلاق صرف اس وجہ سے نہیں کیا جاتا کہ اس کے عمل کے لئے ضروریات کا ایک حصہ اس کی منظوری سے ایک لمحے پہلے تیار کیا جاتا ہے۔ [41 A-C]

ایکٹ کی اسکیم سے پتہ چلتا ہے کہ دفعہ 14A کی شقیں (i) اور (ii) بالکل مختلف ہیں اور ان میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ شق (ii) ادائیگی کے لیے مقررہ وقت کے اندر کرایہ کے بقایا جات جمع کرنے کے حکم کی عدم تعمیل کی سزا کے طور پر بے دخلی سے متعلق ہے، جب کہ شق (i) دفعہ 9(1) میں دی گئی کسی بھی وجہ سے بے دخلی سے متعلق ہے، ایک جس میں دفعہ 9(1)(ii) کے تحت بغیر کسی وجہ کے باقاعدگی سے کرایہ کی عدم ادائیگی ہے۔ [41 D-E]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 833، سال 1962۔

پنجاب ہائی کورٹ کے 9 مارچ 1961ء کے حکم نامے کے خلاف دیوانی رٹ
نمبری 291 سال 1961 میں خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل دائر کی گئی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے بی آر ایل آئنگر اور ٹی ایس وینکٹر امن۔
جواب دہندہ نمبر 4 کی طرف سے بشن نارائن، ایس کے مہتا اور کے ایل

مہتا۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس ہدایت اللہ نے سنایا۔

درخواست گزار نے چوتھے مدعا علیہ (راجہ چرنجیت سنگھ) سے ربیع 1951
سے خریف 1955 تک 208 کنال زرعی زمین 7500 روپے سالانہ کرایہ پر پانچ
سال کے لیے پٹہ پر حاصل کی۔ پٹہ نامہ تصدیق شدہ تھا اور 20 نومبر، 1950 کو اس پر
عمل درآمد کیا گیا تھا۔ درخواست گزار نے ایک سال کے لئے پیشگی کرایہ کے طور پر
7,500 روپے ادا کیے۔ زمین پر ایک ٹیوب ویل تھا اور پٹہ کی شرائط میں سے ایک
شرط یہ تھی کہ راجہ ٹیوب ویل کو کنگر صورت میں ڈال دے گا اور پٹہ اسی دن شروع
ہونی تھی جس دن یہ کام کیا گیا تھا۔ اس ٹیوب ویل کی مرمت 11 جولائی 1951 کو کی
گئی تھی اور کہا جاتا ہے کہ پٹہ اسی دن شروع ہوئی تھی۔ درخواست گزار کے مطابق
ٹیوب ویل نے پانی کی صحیح مقدار فراہم نہیں کی اور اس کی وجہ سے کچھ تنازعات پیدا
ہوئے۔

درخواست گزار نے اگلے سالوں تک کرایہ ادا نہیں کیا۔ 15 اگست،
1952 کو راجانے ربیع اور خریف، 1951 کے کرایہ کے طور پر 7,500 روپے کی
وصولی کے لئے مقدمہ دائر کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ انہیں ادا کیے گئے 7,500
روپے کو آخری ادائیگی میں درست کرنے کے لئے ڈپازٹ کے طور پر رکھا جانا تھا۔
درخواست گزار نے بنیادی طور پر اس بنیاد پر اس مطالبے کی مخالفت کی کہ ٹیوب ویل
پٹہ نامہ کی ضرورت کے مطابق کام نہیں کر رہا تھا۔ اس مقدمے کا فیصلہ 23 مارچ
1957 کو کیا گیا تھا اور 0-4-859 روپے کی رقم واجب الادا پائی گئی تھی۔ اس کی وجہ
یہ تھی کہ 15 اپریل 1953 کو پنجاب سیکورٹی آف لینڈ ٹینورز ایکٹ 1953 نافذ ہوا

اور اس ایکٹ کی دفعہ 12 کے تحت کرایہ دار کی جانب سے اس کے پاس موجود کسی بھی زمین کا زیادہ سے زیادہ کرایہ اس زمین کی فصل کے ایک تہائی یا قواعد کے ذریعہ مقرر کردہ فصل کی قیمت سے زیادہ نہیں ہونا تھا۔ اس مدت کے لئے پیداوار کی قیمت کے طور پر 4،313 روپے کی رقم رکھی گئی تھی اور راجا کو معمولی ادائیگی کے لئے کٹوتی کرنے کے بعد ڈگری بیان کردہ رقم کے لئے تھی۔ درخواست گزار نے فوری طور پر یہ رقم ادا کر دی۔ درخواست گزار نے سال 1952، 1953 اور 1954 کا کرایہ ادا نہیں کیا اور 5 جنوری 1955 کو راجا نے ان تین سالوں کے بقایا جات کے طور پر 22،500 روپے کے بقایا جات کی وصولی کے لئے ایک اور مقدمہ دائر کیا اور 8 اکتوبر 1956 کو ایکٹ میں 1955 سے شامل دفعہ 14A(ii) کے تحت نظر ثانی شدہ درخواست دائر کی۔ اس مقدمے کے زیر التوا رہنے کے دوران درخواست گزار سے 7000 روپے جمع کرانے کو کہا گیا جو اس نے 22 جنوری 1957 کو کیا تھا۔ بعد میں ایکٹ کی دفعہ 12 کے تحت واجب الادا رقم 0-2-13378 روپے پائی گئی اور 21 جون 1957 کو درخواست گزار نے بقیہ رقم جمع کرادی۔ درخواست گزار نے سال 1955 کا کرایہ ادا نہیں کیا اور اگرچہ اس کی پٹہ خریف 1955 کے ساتھ ختم ہو گئی تھی لیکن اس نے ربیع 1956 کا کرایہ ادا نہیں کیا۔ راجا نے 10 اکتوبر 1956 کو دفعہ 14A(i) کے تحت درخواست گزار کو اس بنیاد پر بے دخل کرنے کے لئے درخواست دی کہ وہ مناسب وجہ کے بغیر باقاعدگی سے کرایہ ادا کرنے میں ناکام رہا ہے۔ دفعہ 14-A(i) کے تحت بے دخلی کی درخواست اسٹنٹ کلکٹر فرسٹ گریڈ کے سامنے رکھی جاتی ہے جبکہ دفعہ 14A(ii) کے تحت کرایہ کے بقایا جات کی وصولی کی درخواست (جس زمرے میں 8 اکتوبر 1956 کی نظر ثانی شدہ درخواست تھی، جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں) اسٹنٹ کلکٹر سیکنڈ گریڈ کے سامنے ہے۔ نتیجتاً کرایہ دار کو کرایہ کی ادائیگی میں بے قاعدگی کی بنیاد پر بے دخل کرنے کا سوال ایک عدالت میں چلایا گیا اور وصولی کی کارروائی دوسری عدالت میں چلائی گئی۔ دفعہ 14A(i) کے تحت کارروائی 24 دسمبر 1958 کو اپیل کنندہ کے حق میں ختم کر دی گئی، اسٹنٹ کلکٹر، فرسٹ گریڈ، جالندھر نے کہا کہ کرایہ دار کے پاس پٹہ نامہ کے ذریعہ طے شدہ کرایہ ادا نہ کرنے کی کافی وجہ ہے اور راجا اس بنیاد پر اخراج کا دعویٰ نہیں کر سکتا ہے۔

راجانے اپیل کی۔ 20 مئی، 1959 کو جالندھر ضلع کے کلکٹر نے اس حکم کو واپس لے لیا اور ہدایت دی کہ اپیل کنندہ کو بے دخل کر دیا جائے۔ درخواست گزار کی جانب سے کمشنر جالندھر ڈویژن کے سامنے کی گئی اپیل اور فنانشل کمشنر پنجاب کے سامنے نظر ثانی کی درخواست بھی ناکام ہو گئی۔ اس کے بعد درخواست گزار نے آئین کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت چندی گڑھ میں پنجاب ہائی کورٹ کا رخ کیا۔ 9 مارچ 1961 کو ڈویژن بنچ نے ان کی درخواست کو سرسری طور پر خارج کر دیا۔ اپیل گزار نے یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے دائر کی ہے۔

پنجاب سیکورٹی آف لینڈ ٹینورز ایکٹ 1953 کی دفعہ 14A درج ذیل ہے:

14-A: اس وقت نافذ العمل کسی بھی دوسرے قانون میں اس کے برعکس

کچھ بھی ہونے کے باوجود، اور دفعہ 9-A کی دفعات کے تابع ہے۔

(i) اس ایکٹ کے تحت کرایہ دار کو نکالنے کا خواہش مند زمین کا مالک تحریری طور پر اسسٹنٹ کلکٹر، فرسٹ گریڈ کو درخواست دے گا، جس کا دائرہ اختیار ہے، جو اس کے بعد اس ایکٹ کی دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (2) کے مطابق آگے بڑھے گا، اور مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (3) کی دفعات بھی اس طرح کی درخواست کے سلسلے میں لاگو ہوں گی، بشرطیکہ پنجاب کرایہ داری ایکٹ، 1887 (XVI سال 1887) کے تحت کرایہ داروں کے معاوضے کے حقوق اور قبضہ کے حقوق کے حصول پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

(ii) کرایہ دار سے کرایہ کے بقایا جات کی وصولی کا خواہش مند زمین کا مالک اسسٹنٹ کلکٹر سیکنڈ گریڈ کو تحریری طور پر درخواست دے گا، جس کا دائرہ اختیار ہے، جو اس کے بعد کرایہ دار کو مقررہ فارم میں نوٹس بھیجے گا کہ وہ کرایہ یا اس کی قیمت جمع کرائے، اگر اس کی ادائیگی کے قابل ہو، یا اس کی ادائیگی کا ثبوت دے یا اس حقیقت کا ثبوت دے کہ وہ کرایہ کا پورا یا کچھ حصہ ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے، یا یہ حقیقت کہ مالک مکان نے نوٹس میں بیان کردہ مدت کے اندر اسے وصول کرنے یا رسید دینے سے انکار کر دیا ہے۔ جہاں اس ایکٹ کی دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (2) کے

مطابق خلاصہ طے کرنے کے بعد اسٹنٹ کلکٹر کو معلوم ہوتا ہے کہ کرایہ دار نے کرایہ ادا نہیں کیا ہے یا جمع نہیں کرایا ہے، تو وہ کرایہ دار کو خلاصہ طور پر نکال دے گا اور زمین کے مالک کو متعلقہ زمین پر قبضہ کر لے گا۔

(iii)(a) اگر کوئی زمیندار اپنے کرایہ دار سے کرایہ لینے سے انکار کرتا ہے یا اس ایکٹ کے تحت اس کے حق دار سے زیادہ کرایہ مانگتا ہے، یا سید دینے سے انکار کرتا ہے، تو کرایہ دار اس حقیقت کے دائرہ اختیار کے حامل اسٹنٹ کلکٹر، سیکنڈ گریڈ کو تحریری طور پر مطلع کر سکتا ہے۔

(b) ایسی درخواست موصول ہونے پر اسٹنٹ کلکٹر ایک تحریری نوٹس کے ذریعے مالک مکان سے کہے گا کہ وہ اس ایکٹ کے مطابق قابل ادائیگی کرایہ قبول کرے، یا نوٹس کی وصولی کے 60 دن کے اندر رسید، جیسا کہ معاملہ ہو، یا دونوں دے۔"

اس سلسلے میں ہم دفعہ 9 کی متعلقہ دفعات کا حوالہ دے سکتے ہیں:

"9(1) فی الحال نافذ العمل کسی دوسرے قانون میں کچھ بھی موجود ہونے کے باوجود، کوئی بھی زمین دار کرایہ دار کو باہر نکالنے کا مجاز نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ ایسا کرایہ دار۔

(i) اس ایکٹ کے تحت مخصوص علاقے پر کرایہ دار ہے یا کسی چھوٹی زمین کے مالک کا کرایہ دار ہے۔ یا

(ii) مناسب وجہ کے بغیر باقاعدگی سے کرایہ ادا کرنے میں ناکام؛

یا

(iii) اس ایکٹ کے آغاز کے وقت کرایہ کے بقایا جات میں ہے۔ یا

(iv)

.....

(v)

(vi)

(vii)

وضاحت: شق (iii) کے مقاصد کے لئے، کرایہ دار کو اس ایکٹ کے آغاز پر کرایہ کے بقایا جات میں سمجھا جائے گا، صرف اس صورت میں جب کرایہ دار کی طرف سے ڈگری یا حکم پر عمل درآمد کی تاریخ سے دو ماہ کی مدت کے اندر بقایا جات کی ادائیگی نہ کی جائے، اور اسے کرایہ کے ایسے بقایا جات ادا کرنے کی ہدایت دی جائے۔

"

دفعہ 10 وہ طریقہ کار فراہم کرتا ہے جس پر عمل کرنا پڑتا ہے جب مالک مکان درخواست دیتا ہے۔ تاہم، اس دفعہ کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہاں صحیح طریقہ کار کے بارے میں کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔

یہ نوٹ کیا جائے گا کہ دفعہ 14A کی پہلی شق عام ہے۔ یہ زمین کے مالک کو دفعہ 9 میں ایکٹ میں بیان کردہ کسی بھی بنیاد پر اپنے کرایہ دار کی بے دخلی کے لئے درخواست دینے کا اہل بناتا ہے۔ دوسری شق بنیادی طور پر زمین کے مالک کو کرایہ دار سے کرایہ کے بقایا جات کی وصولی کے قابل بنانے کے لئے تشکیل دی گئی ہے لیکن کرایہ دار کو بے دخل کرنے کا حکم دیا جاسکتا ہے اگر کرایہ کے تعین کے بعد وہ کلکٹر کے ذریعہ مقررہ وقت کے اندر اسے ادا نہیں کرتا ہے۔ شق (iii) ایک کرایہ دار کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ مالک مکان کی جانب سے اس سے کرایہ لینے سے انکار یا ایکٹ کے تحت اس سے زیادہ کرایہ کے مطالبے کے بارے میں کلکٹر کو مطلع کرے۔

دفعہ 12 کے تحت پیداوار کی قیمت کے تعین کے قواعد 19 مئی 1953 تک وجود میں نہیں آئے تھے۔ اپیل کنندہ نے اس صورتحال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے

ہمارے سامنے یہ دلیل پیش کی ہے کہ کرایہ ادا کرنے میں اس کی ناکامی صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ دفعہ 12 اور قواعد میں بیان کردہ طریقے سے صحیح کرایہ کا تعین کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس سے ان کے اس بیان کی تردید ہوتی ہے کہ وہ یہ رقم مالک مکان کے پاس لے گئے لیکن مالک مکان نے اسے وصول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کے بیان پر صحیح طور پر یقین نہیں کیا گیا کیونکہ اگر مکان مالک نے ادائیگی لینے سے انکار کر دیا ہوتا تو اپیل کنندہ دفعہ 14A(3) کے تحت اسسٹنٹ کلکٹر کو مطلع کرتا اور تحفظ کی درخواست کرتا۔ اس نے اس طرح کا کچھ نہیں کیا۔ یہ بالکل واضح ہے کہ انہوں نے کرایہ کی ادائیگی سے بچنے کے لئے نئے ایکٹ کا فائدہ اٹھایا۔ پہلے سال انہوں نے ایسا اس بنیاد پر کیا کہ ٹیوب ویل معاہدے کے مطابق کام نہیں کر رہا تھا۔ اس کے بعد کے سالوں میں انہوں نے اس بنیاد پر ادائیگی سے گریز کیا کہ انہیں صرف پیداوار یا اس کی قیمت کا ایک تہائی ادا کرنے کی ضرورت تھی۔ ہر سال ایک مقدمہ دائر کرنا پڑتا تھا اور وصولی صرف عدالت کے ذریعے کی جاتی تھی۔ اس سے اس طرز عمل کا پتہ چلتا ہے جس پر دفعہ 9(1)(ii) میں غور کیا گیا ہے اور جو دفعہ 14-A(i) کے تحت کرایہ دار کو بے دخل کرنے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

مسٹر آئنگر کا استدلال ہے کہ دفعہ 9(1)(ii) ممکنہ طور پر لاگو ہوتی ہے اور اس کے نفاذ سے پہلے کرایہ دار کے طرز عمل کا اطلاق ہوتا ہے۔ دفعہ 14-A کو مد نظر نہیں رکھا جاسکتا۔ ہماری رائے میں، نئے دفعہ کے نافذ ہونے سے پہلے کرایہ دار کے طرز عمل کو مد نظر رکھا جاسکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک قانون کو ممکنہ طور پر لاگو کیا جانا چاہئے۔ لیکن کسی قانون کا اطلاق پہلے سے نہیں کیا جاتا ہے کیونکہ اس کے عمل کے لئے ضروریات کا ایک حصہ اس کے گزرنے سے پہلے ایک لمحے سے لیا جاتا ہے۔ زیر بحث شق کسی خاص طرز عمل کو بے دخلی کی درخواست کے لئے بنیاد بناتی ہے۔ دفعہ 9(1)(ii) کے اطلاق کے لئے ضروری شرط ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے ہی شروع ہو سکتی ہے اور ماضی کے طرز عمل کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے جو اس شق کے لئے اتنا ہی مناسب ہے جتنا کہ ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد۔ لہذا ٹریبونلز نے دفعہ 14A کے نافذ ہونے سے پہلے درخواست گزار کے طرز

عمل پر غور کرنے کا حق حاصل کیا جبکہ اس بات کا تعین کیا کہ آیا درخواست گزار کرایہ ادا کرنے میں بے قاعدگی کا شکار تھا یا نہیں۔

مسٹر آئنگر کا کہنا ہے کہ دفعہ 14A کی شق (ii) کے تحت اپیل کنندہ کو کرایہ کے بقایا جات ادا کرنے کے لئے کہا گیا تھا اور اس نے مقررہ وقت کے اندر انہیں ادا کیا تھا، لہذا کسی بھی بے دخلی کا حکم نہیں دیا جاسکتا ہے۔ شق (ii) عدالت کے احکامات پر عمل نہ کرنے کی سزا کے طور پر بے دخلی سے متعلق ہے۔ شق (i) دفعہ 9 (1) میں دی گئی کسی بھی وجہ سے بے دخلی سے متعلق ہے۔ ایسی ہی ایک وجہ یہ ہے کہ کرایہ دار مناسب وجہ کے بغیر باقاعدگی سے کرایہ ادا کرنے میں ناکام رہا ہے۔ دوسری شق کے تحت بے دخلی ادائیگی کے لئے مقررہ وقت کے اندر کرایہ کے بقایا جات جمع کرانے کے احکامات پر عمل کرنے میں ناکامی ہے اور پہلی شق کے تحت بے دخلی مناسب وجہ کے بغیر باقاعدگی سے کرایہ ادا نہ کرنے پر جرمانہ ہے۔ شقیں مختلف بنیادوں پر ہیں اور جیسا کہ ایکٹ کی اسکیم خود ظاہر کرتی ہے کہ مختلف ٹریبونل دونوں مسائل کا تعین کرتے ہیں۔ درخواست گزار نے مختلف کارروائیوں کو ایک ہی عدالت میں یکجا کرنے کی کوشش کی، لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ اس نے مطالبہ کیا کہ کرایہ کے بقایا جات کی وصولی کی کارروائی روک دی جائے۔ اس کا مقصد بالکل واضح ہے۔ وہ دفعہ 9(1)(i) کے تحت پیدا ہونے والی ذمہ داری کے خلاف اس بنیاد پر اپنا دفاع کرنا چاہتے تھے کہ وہ پیداوار کے ایک تہائی حصے تک کرایہ ادا نہیں کر سکتے ہیں یا قواعد کے تحت اس کی قیمت کا تعین نہیں کیا جاتا ہے۔ ہم اوپر کہہ چکے ہیں کہ اس کا بیان یہ تھا کہ وہ صحیح رقم ادا کرنا چاہتا تھا لیکن مالک مکان کو یہ نہیں ملا۔ یہ بالکل واضح ہے کہ انہوں نے سالوں تک کسی نہ کسی بہانے سے ادائیگی سے گریز کیا اور ٹریبونلز کا یہ کہنا درست تھا کہ وہ ادائیگی نہ کرنے کی خاطر خواہ وجہ بتانے میں ناکام رہے ہیں۔ درحقیقت، ہائی کورٹ اور مندرجہ ذیل تین ٹریبونلز کی طرف سے بیک وقت دی گئی اس طرح کی رائے اس معاملے کو نمٹانے کے لئے کافی ہوگی۔ ہم نے صرف اس دلیل کو اٹھانے کی اجازت دی ہے کیونکہ مسٹر آئنگر نے دعویٰ کیا ہے کہ دفعہ 14A کی دو شقوں کے تحت جن شرائط پر لوگوں کو بے دخل کیا جاسکتا ہے، وہ متضاد ہیں۔ جانچ

پڑتال سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دونوں شقوں کے تحت بے دخلی کی وجوہات بالکل مختلف ہیں۔ درخواست گزار کو دفعہ 14A کی دوسری شق کے تحت بے دخل نہیں کیا جاسکتا لیکن یہ واضح ہے کہ اس کا معاملہ پہلی شق میں شامل ہے۔ ادائیگی میں بے قاعدگی سندِ حق تحفظ ہے اور اس کی کوئی خاطر خواہ وجہ نہیں تھی۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔